بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

عطیہ اعضاء اور اعضاء کی پیوندکاری

مصنوعی سائنسی زندگی کے دور میں انسانی ضروریات ومشکلات دوچند ہوتی چلی جارہی ہیں وہ خطرناک امراض جن کے حامل خال خال ہوا کرتے تھے آج سائنسی ترقی کے دور میں عام ہیں اوران کی تعداد میں روزافزوں اضافہ ہورہا ہے۔ شوگر، بلڈ پریشر، ہارٹ بیٹ، ہارٹ اٹیک، انجائنا، جگروگردہ کے امراض، کینسر بلڈ کینسراور بلیک کینسر جیسے موذی امراض نے چاردانگ عالم میں اپنا جال پھیلا لیا ہے ان امراض کے تیزی سے پھیلنے کے......اسباب وعوامل سے صحیح واقفیت اگرچہ اطباء ہی کو ہوگی تاہم ایک عام خیال یہ ہے کہ غذائی اجناس میں غیر معمولی طور پر مصنوعی کھاد، دواؤں کے استعمال اور کھڑی فصلوں پر پے در پے اسپرے وغیرہ کے یہ وہ بھیانک نتائج ہیں جو زمینوں کو زرخیز بنانے اور جلد دولت مند بننے کی خواہش ولالچ نے پیدا کئے ہیں......کوئی پھل کوئی غلہ کوئی سبزی مضرصحت ادویہ اور زہروں کی شعوری یالا شعوری ملاوٹ کے بغیر بازار میں نہیں آتی......حتی کی پھلوں کو قبل از وقت پکانے کے لئے استعمال کئے جانے والے کاربائیڈ/ کیمیائی مرکبات سے کوئی پھل شاید ہی محفوظ ہو، چنانچہ خالص غذائی اجناس کی دستیابی عنقا ہے......

خالص غذائیں نہ ملنے اورزہر بھری غذاؤں کی بہتات سے جن امراض میں تیزی سے اضافہ ہواان میں سے ایک گردوں کا مرض بھی ہے اور دیگر اعضاء کے ناکارہ ہوجانے کی وباء بھی تیزی سے پھیل رہی ہے......ہرچند کہ ان کے جدید طرقِ علاج دریافت کرلئے گئے ہیں تاہم وہ بہت تکلیف دہ اور مہنگے ہیں......غور طلب امر یہ نہیں کہ علاج کوسستا اور مفید کیسے بنایا جائے، غور طلب امر یہ ہے کہ امراض کی روک تھام کیسے کی جائے؟ مریضوں کی تعداد کو کم کیسے کیا جائے......حیرت انگیز بات ہے کہ شلل (پولیو) کے مرض کی روک تھام کے لئے پوری دنیا سرگرم عمل ہے مگر امراض قلب وجگروگردہ کی روک تھام کے لئے اس قدر متحرک نظر نہیں آتی......حالانکہ یہ پولیو سے زیادہ خطرناک اور مہلک امراض ہیں......

جہاں تک عطیۂ اعضاء اور اعضاء کی پیوندکاری کا تعلق ہے تو اب تک دنیا کے متعدد ممالک میں یہ عمل جاری ہوچکا ہے......اوراس پر مسلم ممالک کے علماء اپنی فقہی آراء سے ملت اسلامیہ کو واقف و آگاہ کرچکے ہیں......مجمع الفقہی الاسلامی جدہ کے چوتھے اجلاس منعقدہ ۱۱فروری ۱۹۸۸ جدہ میں طے پایا کہ ایک انسان کے اعضاء کی دوسرے کے جسم میں پیوندکاری ضرورتاً جائز ہے اوراس کی شروط وقیود پر مفصل گفتگو کے بعد اس کے جواز پر اتفاق ہوا......

☆الایمان یذھب الھموم، ویزیل الغموم، وھو قرۃ عین الموحدین، وسلوۃ العابدین.☆

اسی طرح مجمع الفقہ الاسلامی انڈیا کے اجلاس مارچ ۱۹۸۹ میں اسے اتفاق رائے سے جائز قرار دیا گیا......علامہ یوسف القرضاوی اپنے فتاوی معاصرہ میں ۱۹۷۹ میں عطیہ اعضاء اوران کی پیوند کاری کے جواز کا فتوی دے چکے ہیں ۔مصر کے مفتی اعظم جناب محمد سید الطنطاوی ۱۹۸۶ اور ۱۹۹۶ میں اور ۵ فروری ۱۹۸۹ میں اپنے فتوی میں اس کے جواز پر رائے دے چکے ہیں ۔مجمع الفقہ الاسلامی قطر کے علماء ۱۹۸۵ سے ۱۹۸۸ کی اپنی سفارشات میں عطیہ اعضاء اوران کی پیوند کاری کو جائز قرار دے چکے ہیں...... سعودیہ کے علماء کی کونسل ۱۹۸۲ میں اس کے جواز پر رائے دے چکی ہے......امام خمینی کا فتوی اس سلسلہ میں پہلے ہی شائع ہو چکا ہے ۔نیز آیت اللہ مکارم شیرازی کی رائے بھی اس سلسلہ میں ایرانی علماء کی وکالت کرتی ہے جو جواز کے قائل ہیں......آیت اللہ خامنہ ای بھی اسی رائے کے مؤیدین میں سے ہیں......

چنانچہ مسلم ممالک میں عطیہ اعضاء اوراعضاء کی پیوند کاری کے سلسلہ پر عمل ایک عرصہ سے جاری ہے وطن عزیز میں اب بھی بعض علماء کواس پر تحفظات ہیں جبکہ علماء کا ایک معتد بہ حصہ اس کے جواز میں کسی قسم کے تردد کا شکار نہیں......ضرورت اس امر کی ہے کہ اس پر اجماع کی کوشش کی جائے اورامت مسلمہ کو اجتہاد کے ذریعہ منفعت عامہ کے پیش نظر ابہام سے نکال کر یقین کی دولت سے سرفراز کیا جائے ....ہم انشاء اللہ اس سلسلہ میں عنقریب ایک کانفرنس یا سیمینار منعقد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جس کے لئے جگہ اور وقت کا تعین باقی ہے......

......☆......☆......☆......☆......

......☆......☆......☆......

قارئین محترم............

آپ کے خطوط سابقہ شماروں کے سلسلہ میں موصول ہوتے رہتے ہیں اور جو شمارے دستیاب ہوتے ہیں وہ ہم بھیجتے بھی رہتے ہیں......سالِ گزشتہ ۲۰۱۴ء کے شماروں کی کچھ جلدیں تیار کروائی گئی ہیں......خواہش مند وشائقین سالِ گزشتہ کے مجلد شمارے حاصل کرنے کے لئے رابطہ کر سکتے ہیں......بائی ڈاک طلب کرنے کے لئے فی جلد مبلغ چھ سوروپے کا منی آرڈر ارسال کرنا ہوگا......مزید معلومات کے لئے رابطہ نمبر 0312-2090807 (حافظ عبدالرحمٰن ثانی ۔مدیرِ مسئول)

☆مامضی فات،وما ذهب مات،فلا تفكر فيما مضى،فقد ذهب وانقضى.☆